Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹

جلد ۴۸/۱۳ ۲۹ فتح ۱۳۳۸ھش ۲۹ دسمبر ۱۹۵۹ء نمبر ۳۰۶

جلسہ سالانہ پر احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنیکی کوشش کریں

از حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ

جیسا کہ قبل ازیں الفضل میں متعدد اعلانات کے علاوہ خطوط کے ذریعہ بھی احباب اور جماعتوں کو اس امر کی اطلاع دی جا چکی ہے کہ امسال ملک میں بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کی بناء پر بامر مجبوری جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی کی گئی ہے۔ یعنی اس سال ہمارا جلسہ سالانہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۹ء کی بجائے ۲۲-۲۳-۲۴ جنوری ۱۹۶۰ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوگا چونکہ تاریخوں کی تبدیلی غیر معمولی حالات میں ایک اہم ملکی مصلحت کی بناء پر کی گئی ہے اس لئے بہت ممکن ہے کہ ان دوستوں کو اس دفعہ کچھ دقت اور مشکل محسوس ہو جو سالہا سال سے جلسہ کی اصل تاریخوں پر آنے کے عادی تھے اور شروع سال سے ہی ان تاریخوں پر آنے کے لئے اپنی ذہنی تیاری کے علاوہ اپنی رخصت اور فرصت کا انتظام بھی کر لیا کرتے تھے اسی طرح جلسہ کی نئی تاریخوں پر خصوصاً تعلیمی اداروں میں عام رخصتوں کی سہولت ویسی نہیں جیسے دسمبر میں ہوا کرتی ہے۔ ان حالات میں یہ ممکن ہے کہ اگر جماعتوں اور دوستوں نے اس دفعہ جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے خاص عزم اور بیداری کا ثبوت نہ دیا تو جلسہ کی عام حاضری میں کچھ فرق پڑ جائے لہذا اس امکان کے پیش نظر میں تمام جماعتوں کے امراء، عہدیداران اور سلسلہ کے مربیان اور کارکنوں کو یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ ان غیر معمولی حالات میں جلسہ پر آنے کیلئے احباب کو غیر معمولی طور پر تحریک کرتے رہیں اور خود بھی اور جماعت کے علاوہ دوسرے دوستوں کو بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کیلئے توجہ دلائیں اور انہیں ساتھ لانیکی کوشش کریں تا کہ اس سال حاضری کم نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے بھی بڑھ جائے۔ (مرزا شریف احمد ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ)

ربوہ ۲۸ دسمبر بوقت سوا دس بجے صبح

پرسوں اور کل حضور کو اعصابی بے چینی کی تکلیف ہو جاتی رہی۔ رات نیند ٹھیک طرح نہیں آئی۔ اس وقت بھی کچھ ضعف کی شکایت ہے۔

احباب جماعت نہایت التزام سے اپنے رب کے حضور دعاؤں میں لگے رہیں تا وہ قادر و شافی خدا اپنی خاص قدرت شفاء سے حضور کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار:- ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۲۸ دسمبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو پچھلے دنوں کچھ درد کی تکلیف رہی نیز کلائی کی حرکت میں بہت آہستہ فرق پڑ رہا ہے صحابہ کرام و احباب جماعت کی خدمت میں خاص طور پر دعا کی درخواست ہے (خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر میجر مبشر احمد صاحب نے مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں میری نانی صاحبہ محترمہ (والدہ حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم) کی دائیں آنکھ کا اپریشن کیا ہے اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں جلد شفایاب فرمائے۔ آمین

(خاکسار رشید احمد ربوہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کے روٹ پرمٹوں کی خوشاب سے جوہر آباد تک توسیع ہو گئی ہے۔ ۲۶ دسمبر ۱۹۵۹ء سے کمپنی نے جوہر آباد سے اپنی سروس شروع کر دی ہے احباب نوٹ فرمالیں اور حسب سابق کمپنی کے ساتھ تعاون فرمائیں شکریہ۔ منیجر کمپنی ہذا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۵۹ء

ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

جس وقت ہندوستان خاص کر سابقہ پنجاب میں طاعون زوروں پر تھی تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بذریعہ الہام خبر دی کہ آپ کو ماننے والے طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ چنانچہ آپ نے اس وقت اپنا مشہور رسالہ کشتی نوح شائع کیا اور اس میں اس الہٰی خبر کی بناء پر بڑی تحدی سے اسبات کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ حکومت نے ان دنوں طاعون کے ٹیکہ کے لئے بڑی وسعت سے سامان کیا تھا۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاں ٹیکہ کی افادیت سے انکار نہیں کیا تھا۔ وہاں آپ نے حکومت سے استدعا بھی کی تھی کہ وہ احمدیوں کو ٹیکہ پر مجبور نہ کرے۔ اللہ تعالےٰ نے خبر دی ہے کہ احمدی جس کا ایمان پختہ ہے۔ یقیناً اس بلا سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ آپ کا یہ نشان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ تک کے لئے قائم ہو گیا ہو گیا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ احمدی عموماً اس مرض سے محفوظ رہے اور جہاں دوسرے علاقوں میں طاعون بڑے زور شور سے پڑی وہاں قادیان پر اس کا حملہ بالکل خفیف رہا۔ اور خاص طور پر آپ کا گھر اس سے کلی طور پر محفوظ رہا اور جس نے بھی اس "الدار" میں پناہ لی وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔

جیسا کہ ہم نے لکھا ہے۔ یہ آپ کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اور اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی اور جو بات اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہو وہ پوری ہو کر رہتی ہے اور کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

(اشتہار ۲۱ر مارچ ۱۸۹۶ء)

اللہ تعالےٰ کی ہستی کا یہی بہترین ثبوت ہے کہ وہ اپنے بندوں کے ذریعہ ایک بات کہتا ہے کہ ایسا ضرور ہو گا۔ تو ویسا ہی ہوتا ہے۔ اور ذرا بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا۔ طاعون کا معاملہ بھی ایسا ہی تھا۔ اللہ تعالےٰ نے داناؤں کو اس کا ایک علاج ٹیکہ سوجھایا تھا چنانچہ کلی طور پر نہ سہی۔ ایک بڑی حد تک یہ ٹیکہ ہر جگہ کامیاب ہوتا رہا ہے۔ اور آج تمام دنیا کی رپورٹ طاعون کے متعلق یہ ہے کہ جہاں کسی وقت اس موذی مرض سے گھروں کے گھر تباہ ہو گئے اور دیار دامصار تہ و بالا ہو گئے۔ آج اس پر قابو پا لیا گیا ہے اور آج کل سال میں دو تین کیس سے زیادہ تمام دنیا میں اس مرض کے کیس نہیں ہوتے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ٹیکہ جو اس مرض کے علاج کے طور پر ایجاد کیا گیا تھا وہ واقعی پُر اثر تھا اور اس وقت کے لوگ آپ کو بتائیں گے کہ اس سے بہت فائدہ ہوا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس وقت جب ٹیکہ کا علاج حکومت نے وسیع پیمانہ پر شروع کر رکھا تھا اور اس سے اچھے نتائج پیدا ہو رہے تھے۔ اللہ تعالےٰ سے خبر پا کر یہ اعلان کیا کہ طاعون میرے گھر میں داخل نہ ہو گی۔ جس کی بنیاد اس الہام پر تھی کہ

انی احافظ کل من
فی الدار۔

آپ نے صرف اعلان ہی نہیں کیا بلکہ حکومت سے استدعا کی کہ ہم ٹیکہ کی تاثیر کے منکر نہیں اور نہ ہمارا ارادہ حکومت کی نافرمانی ہے کیونکہ حکومت ان دنوں میں حکماً ٹیکہ لگاتی تھی اسلئے حکومت کو یہ خیال نہ کرنا چاہیئے کہ ہم اس کی نافرمانی کی وجہ سے ٹیکہ نہیں لگواتے بلکہ ہم اس حکیم اول کی اسبات کی صداقت ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ جو شخص بھی "الدار" میں داخل ہو گا۔ اس پر طاعون کوئی اثر نہیں کرے گی اسلئے اگر میرا کوئی مرید ٹیکہ نہ لگوائے تو اس کو نافرمانی پر محمول نہ کیا جائے اور نہ اس کا یہ مطلب سمجھا جائے کہ ہم ٹیکہ کی تاثیر سے انکار کرتے ہیں۔

غور کرنا چاہیئے کہ سارے ملک میں طاعون کی آگ بھڑک رہی ہے۔ کوئی شہر کوئی قریہ کوئی گاؤں اس کے شعلوں سے محفوظ نہیں ہے۔ حکومت کی طرف سے ٹیکہ کا انتظام مؤثر ثابت ہو رہا ہے۔ ایسے وقت میں ایک خدا کا بندہ یہ دعوےٰ کرتا ہے کہ ہم ٹیکہ نہیں لگوائیں گے اور ہم کو اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ جو شخص بھی تیرے گھر میں ہو گا وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ ہم دنیا کو اللہ تعالےٰ کا یہ نشان دکھانا چاہتے ہیں۔ کیا کوئی انسان دنیا میں ایسا ہے جو اس تحدی سے ایسا دعوےٰ کر سکے۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالےٰ ہی نے اپنے بندے سے یہ بات کہی تھی ورنہ ایک انسان ضعیف البنیان کی کیا بساط ہے کہ وہ اتنا بڑا دعوےٰ کرے۔ ایسا تو وہی انسان دعوےٰ کر سکتا ہے جس کو اپنے قول پر سو فی صدی یقین ہو۔ جس کو حق الیقین حاصل ہو کر یہ بات میری طرف سے نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اس کی طرف سے ہے جو ہر شے پر قادر ہے۔ اس کی طرف سے ہے جس نے سورج چاند اور ستارے بنائے ہیں۔ جس نے زمین بنائی ہے اور اس میں سے طرح طرح کی روئیدگی پیدا کی ہے۔ جو اس بات پر قادر ہے کہ ایک ہی زمین سے بکائن کے کڑوے پھل پیدا کرے اور اسی سے آم اور سیب جیسے شیریں اور خوشبودار میووں کے درخت نکالے۔ وہی قادر مطلق خدا تعالےٰ یہ بھی کر سکتا ہے کہ جب ہر طرف طاعون کے شعلے ملک کو جھلس رہے ہوں ایک گھر کو ان شعلوں سے کلی طور پر محفوظ کر دے۔ یہ حق الیقین تھا اور یہ حق الیقین اس لئے تھا کہ آپ نے اللہ تعالےٰ سے کلام کیا تھا۔ جس نے آپ کو خبر دی تھی کہ تیرا گھر بہر حال طاعون کے شعلوں سے محفوظ رہے گا۔ ساری دنیا کو سنا دو یہ بات ہماری ہے۔ یہ ٹل نہیں سکتی۔ ایسا ہی ہو گا اور ضرور ایسا ہی ہو کر رہے گا

چنانچہ

تاریخ اس امر کی شاہد ہے کہ

انی احافظ کل
من فی الدار

کی پیشگوئی سو فیصدی پوری ہو کر رہی۔ اور ساری دنیا نے دیکھ لیا کہ اللہ تعالےٰ کی بات نہیں ٹلی۔ اور جیسا کہ آپ کے مندرجہ بالا اشعار میں بتایا گیا ہے۔ یہی چیز اللہ تعالےٰ جو بے نشان ہے اور ظاہر حواس سے جس کو محسوس نہیں کیا جا سکتا اس اللہ تعالےٰ کی ہستی کا عظیم الشان نشان ہے۔ اللہ تعالےٰ ایک غیر محدود ہستی ہے۔ وہ ہمارے محدود احساسات سے محسوس نہیں ہو سکتا البتہ وہ اپنی ہستی کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے اور وہ اسی طرح بہم پہنچاتا ہے کہ وہ اپنے بندوں کے ذریعہ کوئی بات کہتا ہے کہ یہ ہو کر رہے گی اور وہ بات ہو کر رہتی ہے۔ کسی طرح نہیں ٹلتی۔ اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یہ بات بنائی نہیں گئی بلکہ اسی قادر مطلق کی طرف سے بتائی گئی ہے جو علیم ہے اور جو خبیر ہے جو حکیم ہے اور قدیر ہے۔ جو جو چاہے کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔

اس سے ثابت ہے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے بندوں کی پیشگوئیوں کو بھی نجومیوں اور ٹیوے لگانے والوں کی باتیں سمجھ کر معمولی باتیں سمجھتے ہیں وہ کس قدر غلطی پر ہوتے ہیں۔ کس طرح اللہ تعالےٰ کے وجود کے واضح ثبوت کو نظر انداز کر دینا چاہتے ہیں۔ ایک محدود حواس والا وجود ایک غیر محدود وجود کو اس کے سوا اور کس طرح دیکھ سکتا ہے۔ "خر موسیٰ صاعقا" کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ کس طرح ذرا سی تجلی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسا نبی اپنے اوسان کھو دیتا ہے۔ ایسے لامحدود وجود کا جلوہ تو اس کی بتائی ہوئی باتوں کے سوا ہو ہی نہیں سکتا۔

قومی فرض

احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی معلومات دوسروں تک پہنچانے کے لئے اخبار الفضل کی اشاعت کو وسعت دیجئے

آپ خود بھی اخبار خرید کر پڑھئے اور دوسروں کو بھی اس کے خریدنے کی تلقین کیجئے۔ یہ آپ کا قومی فرض ہے

(منیجر الفضل)

دعائے مغفرت

برادرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ کی پھوپھی صاحبہ محترمہ حافظ بی بی صاحبہ بیوہ محترم منشی بدرالدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مورخہ ۲۲ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو قریباً ۸۰ برس کی عمر میں وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ ان کی مغفرت فرماوے اور ان کے درجات بلند ہوں۔ آمین

(خورشید احمد)

جماعت احمدیہ کی خصوصیات

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

انیسویں صدی نہ صرف عالم اسلام کے لئے بلکہ مذہبی لحاظ سے تمام دنیا کے لئے ایک انتہائی مصیبت کی صدی تھی۔ اور مذاہب کے ماننے والوں پر ایک مایوسی طاری تھی۔ لوگ غیر معقول مذہبی اعتقادات کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہ تھے۔ کیونکہ یہ ایسا نازک وقت تھا جب دانشمندوں نے ہر چیز کو عقل کی کسوٹی پر پرکھا۔ اور انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ مذہب عقل کا دشمن ہے۔ کیونکہ جملہ مذاہب کورانہ تقلید اور خلاف عقل امور کو ماننا جزو ایمان قرار دے رہے تھے۔ چنانچہ کرنٹ ٹالسٹائی نے اس پہلو سے عیسائیت پر اعتراض کیا اور کہا کہ سچا مذہب سچائی کے اور عقل کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ اسلام بھی اس وقت مشکلات سے دوچار تھا۔ اور خود مسلمانوں میں بھی بہت سے غیر معقول اعتقادات آ چکے تھے۔ اور مسلمان اپنے آپ کو مردہ سمجھ چکے تھے۔ بلکہ علامہ حالی نے تو اسلام کے باغ کو اجڑا ہوا۔ اور ویران باغ سمجھ کر اس کا مرثیہ بھی کہہ دیا۔

مذہب کے مخالفین پورے زوروں پر تھے اور انہیں یقین ہو چکا تھا۔ کہ عنقریب مذہب کے نام لیوا اس سے بیزار ہو کر خود ہی اس سے قطع تعلق کر لیں گے۔ لیکن وہ خدا جس نے سچے مذاہب کے قیام کے لئے مختلف ملکوں میں اپنے سچے رشیوں۔ نبیوں اور رسولوں کو لاکھوں کی تعداد میں بھیجا تھا۔ اس حالت کو دیکھ کر خاموش نہ رہ سکا۔ اور اس نے اپنے وعدوں کے موافق عین اس مایوسی کے وقت روحانی برکت و نور کا ایک عظیم الشان سرچشمہ پنجاب کی سرزمین قادیان میں ظاہر کر دیا۔ آخری زمانہ کے اس مصلح اور تمام اقوام کے موعود کا نام نامی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام ہے۔

اس مقدس و مطہر وجود نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے مطابق مذہب کی تائید میں کام شروع کیا۔ ۱۸۸۹ء میں اپنے گرد چند لوگوں کو جمع کیا۔ ان کی روحانی تربیت کی۔ اور ان چند جمع ہونے والے لوگوں پر یہ آشکار کیا۔ خدا تعالیٰ اور اس کے قائم کردہ مذہب کے لئے انہیں ہر قسم کی قربانی دینی ہوگی۔ اور مذہب کی ڈوبتی نیا کو سنبھالنا ہوگا۔ ان جمع ہونے والے افراد کو ایک جماعت میں منسلک کیا جس کا نام جماعت احمدیہ رکھا۔ اور اس جماعت کا مقصد وحید مذہب کی اشاعت اور ترویج قرار دیا۔ بانی جماعت حضرت مسیح موعودؑ نے عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کیا۔ کہ انسان کو نہ صرف مذہب کی ضرورت ہے بلکہ اس کے بغیر اپنی روحانی تشنگی کو دور نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضورؑ نے توفیق ایزدی سب سے عظیم الشان کام یہ کیا کہ دہریت و الحاد کے تلاطم سمندر کو جس کی زد میں ہر کہ ومہ خواہ وہ ہندو ہو یا عیسائی یہودی ہو یا مسلمان بہا جا رہا تھا ایک زبردست بند کے ساتھ روک دیا۔ اور آپ نے زندہ خدا کے زندہ معجزات و نشانات دکھا کر اس کی ہستی پر ایمان پیدا کر دیا۔ دنیا معجزہ کو قصہ پارینہ اور پڑھنے لکھنے والوں کی جاہلانہ زود اعتقادی کی یاد سمجھتی تھی۔ لیکن آپ نے اسے یہ حقیقت ثابت کرنے کے لئے ہر منکر صداقت کو نشان نمائی کے میدان میں دعوت مقابلہ دی۔ جس کے لئے کسی کو طبع آزمائی کی جرأت نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ آپ نے بہت واضح اور زوردار الفاظ میں فرمایا۔

"اس تاریکی کے زمانہ کا نور میں ہی ہوں۔ جو شخص میری پیروی کرتا ہے۔ وہ ان گڑھوں اور خندقوں سے بچایا جائے گا جو شیطان نے تاریکی میں چلنے والوں کے لئے تیار کئے ہیں۔ مجھے اس نے بھیجا ہے تا میں امن اور حلم کے ساتھ دنیا کو سچے خدا کی طرف راہبری کروں۔ ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے اس نے حق کے طالبوں کی تسلی کے لئے آسمانی نشان بھی عطا فرمائے ہیں۔ اور میری تائید میں اپنے عجیب کام دکھلائے ہیں۔ اور غیب کی باتیں اور آئندہ کے بھید ... ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ میرے پر کھولے ہیں اور پاک معارف و علوم مجھے عطا فرمائے ہیں۔"

(مسیح ہندوستان میں)

پس جماعت احمدیہ کی سب سے بڑی خصوصیت جو دیگر جماعتوں سے اسے ممتاز کرتی ہے یہ ہے کہ جماعت احمدیہ پرانے قصوں کو پیش نہیں کرتی بلکہ علم و معرفت کی روشنی میں ایک زندہ خدا کو پیش کرتی ہے

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے علم و معرفت کے ذرائع پر بھی بحث فرمائی۔ اور علمیات کے ایسے رموز بتائے جن سے عقل اور مذہب کا رشتہ معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے قرآن مجید کی رو سے علم کے تین ذرائع بیان فرمائے۔

علم الیقین۔ عین الیقین
حق الیقین

اور آپ نے بتایا کہ ایک فلاسفر کو علم الیقین تو حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن اسے حق الیقین حاصل نہیں ہو سکتا۔

فلسفہ میں علمیات کی بحث کانٹ کے زمانہ سے شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ کانٹ نے

Critique of Pure Reason

میں لکھا ہے کہ ہم اشیاء کے خواص کو جان سکتے ہیں۔ مگر ان کی کنہ تک نہیں پہنچ سکتے۔ ہمارا علم محسوسات۔ ادراک اور فہم مخصوص طریقہ ہائے امتزاج کا نام ہے لیکن چیز بذات خود کیا ہے وہ ہمارے ادراک سے باہر ہے۔ فلسفہ حیرت و استعجاب سے شروع ہوتا ہے۔ اور اس عالم کی کنہ معلوم کرنا چاہتا ہے لیکن ظاہر ہے کہ وہ اس ظاہری مادہ سے ماوراء ہستی کو معلوم نہیں کر سکتے۔

تاہم سائنس کو پھر بھی ایسے وجودوں پر ایمان لانا پڑتا ہے۔ جو محسوسات کی حد سے باہر ہیں۔

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

والدہ کی خدمت

ایک نو مسلم کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں یہ شکایت پیش ہوئی کہ وہ اپنی والدہ کی خدمت نہیں کرتا۔ اس پر حضور علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل خط تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو ان نیک نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین ثم آمین

خاکسار شیخ محمد حنیف ابن شیخ کریم بخش صاحب مرحوم

"السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھ کو یہ بات سنکر بہت رنج ہوا ہے اور دل کو سخت صدمہ پہنچا کہ تم اپنی والدہ مسماۃ "نکی" کی کچھ خدمت نہیں کرتے اور سختی سے پیش آتے ہو۔ اور دھکے بھی دیتے ہو۔ تمہیں یاد رہے کہ یہ طریق اسلام کا نہیں ہے۔ خدا اور اس کے رسول کے بعد والدہ کا وہ حق ہے جو اس کے برابر کوئی حق نہیں۔ خدا کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ جو والدہ کو بدزبانی سے پیش آتا ہے اور اس کی خدمت نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اطاعت کرتا ہے وہ قطعی دوزخی ہے پس تم خدا سے ڈرو موت کا اعتبار نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بے ایمان ہو کر مرو۔ حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ بہشت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص کی والدہ کو رات کے وقت پیاس لگی تھی۔ اس کا بیٹا اس کے لئے پانی لے کر آیا۔ اور وہ سو گئی۔ بیٹے نے مناسب نہ سمجھا کہ اپنی والدہ کو جگائے۔ تمام رات پانی لے کر اس کے پاس کھڑا رہا۔ کہ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ کسی وقت جاگے اور پانی مانگے اور اس کو تکلیف ہو۔ خدا نے اس کی خدمت کے سبب اس کو بخش دیا۔ سو سمجھ جاؤ۔ کہ یہ طریق تمہارا اچھا نہیں ہے۔ اور انجام کار ایک عذاب میں گرفتار ہو جاؤ گے۔ اور اپنی عورت کو بھی کہو کہ تمہاری والدہ کی خدمت کرے اور بدزبانی نہ کرے۔ اور اگر باز نہ آئے تو اس کو طلاق دے دو۔ اگر تم میری ان نصیحتوں پر عمل نہ کرو تو میں خوف کرتا ہوں کہ عنقریب تمہاری موت کی خبر نہ سنوں۔ تم نہیں دیکھتے کہ خدا تعالیٰ کا قہر زمین پر نازل ہے۔ اور طاعون دنیا کو کھائے جاتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اسی بدعملی کی وجہ سے طاعون کا شکار ہو۔ اگر تم اپنے مال سے اپنی والدہ کی خدمت کرو گے۔ تو خدا تمہیں برکت دے گا۔ یہ وہی والدہ ہے۔ کہ جو دعاؤں کے ساتھ تمہیں ایک مصیبت سے پالا تھا۔ اور ساری دنیا سے زیادہ تم سے محبت کی۔ پس خدا اس گناہ سے درگزر نہیں کرے گا۔ جلد توبہ کرو جلد توبہ کرو۔ ورنہ عذاب نزدیک ہے۔ اس دن پچھتاؤ گے۔ دنیا بھی جائے گی اور ایمان بھی۔ میں نے باوجود کم فرصتی کے یہ خط لکھا ہے خدا تمہیں اس لعنت سے بچاوے۔ جو نافرمانوں پر پڑتی ہے۔ اگر تمہاری والدہ بدزبان خراب ہے۔ اور کیسی ہی بدخلقی کرتی ہے۔ خواہ کیسا ہی تمہارے نزدیک بری ہے وہ سب باتیں اس کو معاف ہیں۔ کیونکہ ان کے حق ان تمام باتوں سے بڑھ کر ہیں۔ تمہاری خوش قسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر کو پڑھ کر توبہ کرو۔ اور سخت بدقسمتی ہوگی کہ میری اس تحریر سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔"

خاکسار۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود ۱۲ فروری ۱۹۰۷ء

مثلاً ایتھر یعنی مادہ کے انتہائی تجزیہ کے بعد برقی پاروں کا وجود مادہ کے انتہائی تجزیہ کے بعد سائنس نے یہ ثابت کیا ہے کہ یہ متحرک اور رقصاں برقی پارے ہوتے ہیں۔ لیکن قرآن مجید نے آج سے چودہ سو سال پہلے اس حقیقت سے ان الفاظ کے ذریعہ پردہ اٹھایا ہے

اللہ نور السمٰوات والارض

پس فلسفہ اور سائنس علم الیقین سے آگے نہیں بڑھتے۔ لیکن احمدیت ایک امید افزا اور تسلی بخش پیغام دیتی ہے۔ وہ پیغام محسوسات سے شروع ہوتا ہے۔ عقل کی بلند پروازیوں کا ساتھ دیتا ہے۔ فطرت کی پکار سنتا ہے اور انا الموجود کا نعرہ بلند کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"کیا یہ سچ نہیں کہ اس زندہ خدا کا انا الموجود کہنا وہ معرفت وہ مرتبہ عطا کرتا ہے۔ کہ اگر تمام دنیا کے فلاسفروں کی تراشیدہ کتابیں ایک طرف رکھیں اور ایک طرف انا الموجود خدا کا کہنا تو اس کے مقابلے میں وہ تمام دفتر ہیچ ہیں جو فلاسفر کہلا کر اندھے رہے وہ ہمیں کیا بشارت دیں گے"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

پس یہ ایک عظیم الشان خصوصیت ہے جو صرف اور صرف جماعت احمدیہ میں پائی جاتی ہے کہ وہ انسان کو علم الیقین کے مرتبے پر پہنچا کر خدا سے ملا دیتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اس جماعت میں شامل ہونے والے مذہب کو صرف عقیدے اور خیال تک محدود نہیں رکھتے بلکہ مذہبی احکام پر کما حقہ عمل کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ ماہ کلکتہ کے سکھوں نے ماہ نومبر میں حضرت بابا نانک صاحب کا جنم دن بڑی شان سے منایا۔ میں بھی ان کے بعض اجلاسوں اور تقریبات میں شامل ہوا۔ ایک مخصوص اجتماع آنریبل وزیر بجلیات کی صدارت میں ہوا جس میں بابا جی کی سوانح حیات پر تقاریر ہوئیں تقاریر کے بعد صدارتی تقریر میں لالہ مہر چند صاحب کھنہ وزیر بجلیات نے فرمایا کہ بابا جی کے جو حالات بیان کئے گئے ہیں اگر ان پر عمل کیا جائے تو ان جلسوں کا کچھ فائدہ ہو سکتا ہے۔ پس سچ تو یہ ہے کہ ہم منہ سے بہت کچھ کہتے ہیں لیکن ہمارا کردار اس کے مطابق نہیں ہوتا۔ بے شک تمام مذاہب کے ماننے والے خدا کا ہی نام لیتے ہیں

لیکن غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ دعویٰ محض ہماری زبانوں پر ہوتا ہے۔ کیونکہ باوجود ہم خدا کے ماننے کے دن اور رات گناہ کرتے ہیں اور ہمیں کبھی خیال نہیں ہوتا کہ یہ گناہ کر کے ہم خدا کی نافرمانی کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگوں کے منہ پر صرف خدا کا نام ہے ورنہ وہ دل سے خدا کو نہیں مانتے اگر وہ دل سے خدا کو مان رہے ہوتے تو ان میں گناہ، پاپ اور خدا کی نافرمانی اس قدر عام نہ ہوتی جس قدر دیکھنے میں آ رہی ہے۔

مجھے یہ امر بیان کرنے میں دلی مسرت ہے کہ جماعت احمدیہ کے دعوے صرف زبان تک محدود نہیں بلکہ اس جماعت کے متبعین واقعی ایک زندہ خدا پر کامل یقین رکھتے ہیں اور اس امر پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ ان تمام اعمال کا جو ہم اس دنیا میں کر رہے ہیں۔ ہمیں حساب دینا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جماعت میں سینکڑوں نہیں ہزاروں ایسے افراد ہیں جن کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ سنتا اور قبول فرماتا ہے۔

قارئین کرام آج دنیا میں ایک عظیم الشان فساد برپا ہے جس سے بحر و بر کا سکون ختم ہو چکا ہے اور سب قومیں بے چینی کی زندگی بسر کر رہی ہیں۔ لیکن اسلام اور صرف اسلام میں اس بدامنی اور بے چینی کا علاج موجود ہے۔ چونکہ خود اسلام سے وابستگی کے مدعی اسلامی تعلیم سے دور جا چکے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ان تعلیمات کو اجاگر کرنے کے لئے ایک عظیم الشان انسان کو بھیجا ہے جس نے دنیا کے سامنے روحانی اور جسمانی بیماریوں کا وہی اکسیر نسخہ پیش کیا ہے جو آج سے تیرہ سو سال پیشتر ان ہی حالات میں سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا اور وہ یہی عظیم الشان نسخہ تھا کہ اپنے کردار کو بلند کرو اور خدائے واحد کے آگے جھکو۔ اس نسخہ کے استعمال سے دنیا میں امن و امان کا دور دورہ ہو گیا تھا۔ آج بھی اگر دنیا کے ہر قسم کے امراض کا کوئی علاج ہو سکتا ہے تو وہ یہی مذکورہ بالا نسخہ ہے جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش کیا ہے۔ اور جس پر جماعت احمدیہ عمل کر رہی ہے۔ اس لئے میں ہر شخص سے یہی کہوں گا کہ

آ اسے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

اور جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر جماعت کی برکتوں سے فائدہ اٹھاؤ اور اپنے کردار کو بلند کرو۔

جماعت احمدیہ کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ ان مفاسد کو جو مذہب کو بدنام کرنے کی غرض سے مذہب کی طرف

منسوب کر دیئے گئے ہیں مذہب سے علیحدہ کر کے مذہب کی صحیح اور نورانی صورت دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ اس امر پر بھی روشنی ڈالتی ہے کہ بنیادی لحاظ سے تمام مذاہب ایک ہیں اور ان سب کی تعلیم بھی ایک ہی ہے اسی طرح جماعت احمدیہ مختلف قوموں اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ایک ہی پلیٹ فارم پر لا کر کھڑا کرتی ہے اور مضبوط اور کھڑی بنیادوں پر امن کو قائم کرتی ہے۔

اگرچہ اتحاد بین الاقوام کی بنیادیں حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم نے استوار فرمائیں۔ لیکن آج جبکہ ایک قوم دوسری قوم پر نسل، مذہب اور قومیت کی بناء پر برسرپیکار ہے اس امر کی شدید ضرورت تھی کہ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی ان تعلیمات کو بالخصوص دنیا کے سامنے پیش کیا جائے جن سے قوموں میں باہمی اتحاد ہو تاکہ دنیا موجودہ کشمکش اور لڑائی جھگڑوں سے نجات پا کر پھر صلح اور امن کا زمانہ دیکھے۔

ہمارے علاقہ کو باقی تمام دنیا کے ممالک سے یہ خصوصیت اور امتیاز حاصل ہے کہ اس میں ہر مذہب و ملت اور قومیت کے لوگ پائے جاتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ قدرت نے چاہا کہ اس زمانہ میں اصلاح کا کام یہیں سے شروع ہو۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کے امام و مصلح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اس برعظیم میں مبعوث فرمایا اور آپ نے محمد عربی کی تعلیم کو اجاگر کرتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ ہر قوم اور ملک میں خدا تعالیٰ کے ہادی اور راہنما گذرے ہیں تا مختلف مذاہب کو ماننے والوں میں رواداری کے جذبات پیدا ہوں اور ان کے باہمی تعلقات کی کشیدگی کم ہو۔

جس وقت حضرت مرزا صاحب نے یہ آواز بلند کی اس وقت فرقہ وارانہ فضاء

میں زبردست ہیجان تھا۔ ایک مذہب کے پیرو دوسرے مذہب کے بزرگوں اور ہادیوں پر بے باکانہ حملے کرتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ مختلف مذاہب اور قوموں میں خطرناک کشمکش جاری تھی۔

آپ نے خطرناک حالات میں حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی روشنی میں یہ آواز بلند کی اور خدا تعالیٰ نے آپ کی آواز میں تاثیر پیدا کی۔ اور آج آپ کی آواز کا ایک نمایاں اثر ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ مذہبی لحاظ سے جو لوگ باہم دست و گریباں تھے اور ایک دوسرے کے ہادیوں کو برا بھلا کہتے تھے ایک پلیٹ فارم پر اکر کھڑے ہو گئے ہیں اور ورلڈ فیتھس کانفرنسیں منعقد کی جا رہی ہیں تاکہ مذہب کی بناء پر لوگوں میں کوئی منافرت نہ رہے۔ یہ جماعت احمدیہ کی خصوصیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس چھوٹی سی جماعت کو اتحاد اور امن کی اس تعلیم کو پھیلانے کی توفیق دی اور جماعت احمدیہ کی یہ عظیم الشان کامیابی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے اس آواز کو صرف اور صرف بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہی نے بلند کیا اور آج بھی جماعت احمدیہ ہر سال پیشوایان مذاہب کے جلسوں کا انعقاد کر کے مختلف مذاہب کے نمائندگان کو ایک ہی سٹیج پر لا کھڑا کرتی ہے۔ جس میں مذاہب کے راہنماؤں اور ہادیوں کو خراج عقیدت پیش کیا جاتا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ دن دور نہیں جب دنیا حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے اس بیان کردہ اصول کی طرف آ جائے گی اور حضور علیہ السلام کی اس تعلیم کے طفیل دنیا میں امن اور شانتی کا قیام ہوگا

انشاء اللہ تعالیٰ

صدقہ جاریہ

"تحریک جدید ایک صدقہ جاریہ ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اس تبلیغ دین کے ذریعہ جو ان کے روپیہ سے ہوتی رہے گی اپنی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائیں گے"

(حضرت امیر المومنین)

کیا آپ نے اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے لیا ہے اگر نہیں تو آج ہی اپنا وعدہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے وکیل المال صاحب اول تحریک جدید کی خدمت میں بھجوا دیں (مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آزادانہ انتخابات کی ضمانت

(انجم جمالی)

بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات کے ابتدائی انتظامات مکمل ہو گئے ہیں اور اب پولنگ شروع ہے۔ جمہوری اداروں کا یہ تجربہ ساری دنیا میں ایک انوکھا تجربہ ہے اور یہ اس اعتبار سے زبردست اہمیت کا حامل ہے کہ اس پر ہماری آئندہ ترقی و خوشحالی کے ساتھ ملک کے آئین اور آئندہ حکومت کی ہیئت ترکیبی کا بھی انحصار ہے پاکستان میں اس عظیم تجربہ کی اہمیت سے قطع نظر بیرونی ملکوں میں بھی اس منصوبے کی کامیابی کا بڑی دلچسپی اور توجہ کے ساتھ مشاہدہ کیا جا رہا ہے۔ غیر ممالک کے ممتاز رہنما جن میں صدر آئزن ہاور جیسی عظیم بین الاقوامی شخصیت بھی شامل ہے۔ اس جمہوری منصوبے کے لئے صدر ایوب کی انقلابی حکومت کو خراج تحسین پیش کر چکے ہیں اور انہوں نے یہ خواہش ظاہر کی ہے کہ یہاں بنیادی جمہوریتوں کا منصوبہ کامیابی و کامرانی سے ہمکنار ہو۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا متحدہ عرب جمہوریہ ایران اور سویڈن کے سفیروں نے بھی اس سکیم میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا ہے۔ فلپائن کے ایک سینیٹر نے پاکستان کے دورہ کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بنیادی جمہوریتوں کو ملک کی ترقی و خوشحالی کے لئے "سنگ میل" سے تعبیر کیا ہے اور توقع ظاہر کی ہے کہ اگر یہ منصوبہ کامیاب ہو گیا تو وہ ممالک جنہوں نے ماضی قریب میں آزادی حاصل کی ہے اس کے نقش قدم پر چلیں گے

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ بنیادی جمہوریتوں کی تمامتر کامیابی کا انحصار اس کے انتخابات پر ہے۔ اگر یہ انتخابات فی الواقع آزادانہ اور منصفانہ فضا میں عمل میں لائے جاتے ہیں اور رائے دہندگان کو اپنے پسند کے امیدواروں کے انتخاب کا آزادانہ موقعہ دیا جاتا ہے تو یقیناً وہ ادارے جو ان انتخابات کے نتیجہ میں معرض وجود میں آئیں گے عوام کے حقیقی نمائندہ کہلائیں گے اور ان کے ذریعہ حکومت قومی تعمیر، اقتصادی خوشحالی، ملی خواہشات اور قومی نظریات کو پوری طرح پروان چڑھا سکے گی۔ انتخابات کے تصور نے ہمارے ذہن میں جو بھیانک تاثرات پیدا کر دئے ہیں وہ ہمیں شکوک و شبہات اور اندیشوں اور بدگمانیوں کی بھول بھلیوں سے باہر نکلنے کا موقع نہیں دیتے اور ہمارا ذہن یہ بات قبول کرنے پر کسی طرح آمادہ نہیں ہوتا کہ پچھلے بارہ سال میں ہم دھونس، دھاندلی، دھوکے اور دھینگا مشتی کا جو ڈرامہ دیکھتے آئے ہیں وہ اب نہیں کھیلا جائے گا اور اس کی جگہ انتخابات امن، اعتماد، ایمانداری اور احساس فرض کے جذبہ سے عمل میں لائے جائیں گے۔

انقلابی حکومت نے یہ وعدہ کیا ہے کہ جمہوریتوں کے تجربہ کو بدعنوانیوں کی قربان گاہ پر بھینٹ چڑھنے نہیں دیا جائے گا اور انتخابات بالکل آزادانہ اور منصفانہ ہوں گے آزادی اور انصاف کی انتہا یہ ہو گی کہ کسی شخص کو انگشت نمائی کی گنجائش باقی نہیں رہے گی۔ اس وعدہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بڑے ٹھوس، مؤثر اور دور رس اقدامات کئے گئے ہیں۔ اور کوئی شخص ان اقدامات کی روشنی میں ہونے والے انتخابات کی غیر جانبداری پر شک و شبہ کا اظہار نہیں کر سکتا۔

اس ضمن میں سب سے بڑا اقدام یہ ہے کہ حکومت نے بدعنوانیوں کے درخت ہی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہے۔ یعنی یہ کہ سابق سیاستدانوں کو ایبڈو اور پوڈو کے تحت پانچ سال کے لئے انتخابات میں حصہ لینے سے محروم کر دیا گیا ہے اس طرح اب وہ لوگ گوشۂ عزلت میں پناہ گزین ہو گئے ہیں جو انتخابی بدعنوانیوں کے موجد اور پیرو کار تھے۔ حکومت نے بانس کو کاٹ کر بانسری بجانے کی گنجائش ہی ختم کر دی ہے۔ اب وہ دن گئے ان سیاستدانوں کے پروردہ حضرات کو سخت گیر انتخابی قواعد نافذ کر کے بے دست و پا بنا دیا گیا ہے۔ حکومت نے یونینوں کے چھوٹے چھوٹے حلقے بنائے ہیں جہاں بیرونی اثر و رسوخ بالکل کارگر ثابت نہیں ہو سکتا اور ووٹروں کو دھوکہ دے کر ووٹ وصول کرنے کی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ سابق حکومتوں کے خاتمے کے بعد خوشنما وعدوں کا دور بھی گذر گیا۔ لہٰذا اب کسی ووٹر کو ملازمت، پرمٹ یا مالی منفعت کا لالچ دے کر گمراہ نہیں کیا جا سکتا حکومت نے انتخابی اخراجات کے لئے جو رقم مخصوص کی ہے وہ بھی اتنی قلیل ہے کہ اس کے ذریعہ ووٹروں کو نوٹوں سے نہیں تولا جا سکتا۔ حتیٰ کہ ووٹروں کے لئے سواری مہیا کرنے پر بھی پابندی لگا دی گئی ہے۔ اب جو شخص کسی لالچ یا احسان کے بوجھ سے آزاد ہو کر از خود ووٹ ڈالنے آئے گا وہ اپنی پسند کے امیدوار کو ہی ووٹ دے گا پولیس اور سرکاری افسروں کی مداخلت کا امکان بھی ختم ہو گیا ہے سابقہ انتخابات میں انہی ذرائع سے غلط کار لوگوں کو منتخب کیا جاتا تھا۔ اب ان لوگوں کو نہ صرف سختی کے ساتھ تنبیہ کی گئی ہے۔ بلکہ ان کے لئے بھاری سزا بھی تجویز کر دی گئی ہے۔ دیہات میں زرعی اصلاحات کے نفاذ کے بعد سیاستدان قسم کے زمینداروں کا اثر و رسوخ پہلے ہی ختم ہو گیا ہے۔ ان کا سنگھاسن ڈول رہا ہے اور اب ان میں اتنی جرأت باقی نہیں رہی کہ وہ پھر برسر اقتدار آ کر غریب کسانوں کا لہو چوس سکیں۔

پولنگ کے جو ضابطے مرتب کئے گئے ہیں وہ اس قدر سخت ہیں کہ ان میں کسی بدعنوانی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ اگر کوئی پولنگ افسر بدعنوانی کا مرتکب ہوا تو اس کے خلاف نہ صرف محکمانہ کارروائی ہو گی بلکہ یہ قابل تعزیر جرم سمجھا جائے گا۔ پولنگ کے دوران انتخابی عملے کو پولنگ اسٹیشن سے باہر قدم رکھنے کی اجازت نہیں ہو گی۔ حتیٰ کہ کھانا کھانے کے لئے بھی باہر نہیں جا سکیں گے۔ اگر کوئی پولنگ افسر چند منٹ کے لئے بھی باہر جائے گا تو اسے تحریری طور پر یہ بیان دینا پڑے گا کہ وہ کیوں اور کتنی دیر کے لئے . . . .

. . . .

. . . . باہر گیا تھا

جس جگہ بیلٹ بکس رکھے جائیں گے وہاں کسی کو جانے کی اجازت نہ ہو گی۔ ان بیلٹ بکسوں کو امیدواروں کے سامنے ہی مقفل کیا جائے گا۔ رائے دہندگی کے آغاز سے پہلے پولنگ اسٹیشن کے عملے کو رازداری کا حلف اٹھانا پڑے گا۔ اور یہ عہد کرنا پڑے گا کہ پولنگ کے متعلق تمام معلومات اخفائے راز میں رہیں گی امیدوار جو پولنگ ایجنٹ مقرر کریں گے۔ انہیں ووٹروں پر اعتراض کی اجازت ہو گی۔ لیکن کسی دوسرے امیدوار کو نقصان پہنچانے کے لئے اگر کسی ووٹر کو خواہ مخواہ بوگس قرار دینے کی کوشش کی گئی تو پولنگ ایجنٹ اس کا خمیازہ بھگتے گا اور اسے سزا دی جائے گی۔ ووٹروں کی قطار بندی کے لئے پولیس کی امداد حاصل کی جائے گی اور پولنگ کے دوران کسی ہنگامہ خیزی یا دھینگا مشتی کی اجازت نہیں ہو گی جو سابقہ انتخابات کا طرۂ امتیاز تھا۔ بوگس ووٹ ڈالنے کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی کیونکہ اس کی گرفت کے لئے انتہائی سخت اقدامات کئے گئے ہیں۔ بوگس ووٹ ڈالنے والے کے لئے ایک سال قید اور ایک ہزار روپے جرمانے کی سزا رکھی گئی ہے پہلے یہ لوگ یونہی چھوٹ جایا کرتے تھے۔ ووٹروں کو رشوت پیش کرنے، انہیں دھمکیاں دینے، زدوکوب کرنے اذیت پہنچانے یا گمراہ کرنے کو بھی جرم قرار دے دیا گیا ہے اور اس کے لئے بھی وہی سزا تجویز کی گئی ہے۔ جو بوگس ووٹ ڈالنے والے کو ملے گی۔ انتخابات میں مذہبی یگانگت، فرقہ وارانہ تعصب نسلی روابط یا ذات پات کے ناطوں سے فائدہ اٹھانے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہی اور جو لوگ اس کے مرتکب ہوں گے وہ بھی سزا کے مستوجب ٹھہرائے جائیں گے۔ دوہرے ووٹ استعمال کرنا، بیلٹ بکس کو توڑنا یا ووٹوں میں رد و بدل کرنا یا رائے دہندگی کے معاملے میں کسی کو گمراہ کرنا بھی جرم ہے اس طرح بدعنوانیوں کے تمام چور دروازے بند کر دئے گئے ہیں۔

ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ انتخابات آزادانہ اور منصفانہ نہیں ہوں گے؟ اب یہ عوام کے ضمیر ہی پر منحصر ہے کہ وہ نیک اور دیانتدار لوگوں کو اپنا نمائندہ منتخب کریں اور حقیقت یہ ہے کہ اب عوام کا ضمیر روشن ہو چکا ہے اور وہ اپنے برے اور بھلے میں تمیز کرنا خوب جانتے ہیں۔

شکریہ تعزیت

(از مکرم محمد شریف صاحب اشرف بی اے پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

خاکسار کا عزیز بچہ محمد انور بعمر قریباً چھ ماہ مورخہ ۲۱/۱۲/۵۹ کو صبح سوا چار بجے دو تین روز بیمار رہ کر اس جہان فانی سے رخصت ہو گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۝

بچہ کو ٹیٹیوں کی شکایت ہو گئی تھی۔ اور دوسرے روز رات کو یکدم اتنی تکلیف بڑھ گئی کہ باوجود دوڑ بھاگ کے ہم صحیح طور پر اس کا علاج نہیں کر سکے۔

بچے کی وفات اچانک اور تکلیف دہ حالات میں ہوئی ہے۔ خصوصاً بچہ کی والدہ کو بہت صدمہ ہے۔ کیونکہ اسکی والدہ (بچہ کی نانی) چار پانچ روز ہوئے ہیں افریقہ روانہ ہوئی تھیں اور اسکے والد تو پہلے سے ہی افریقہ میں ہیں۔ عزیزوں کی جدائی میں ایسا صدمہ زیادہ صبر آزما ہوتا ہے۔

جن احباب نے اس صدمہ میں اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ خاکسار ان کا تہ دل سے ممنون ہے۔ خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد کا کہ انہوں نے خاکسار اور خاکسار کی بیوی کے ساتھ خاص طور پر اظہار ہمدردی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔

خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ درخواست کرتے ہیں کہ احباب ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس صدمہ کے بیٹا ازراہ شفقت محفوظ رکھے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے۔ (محمد شریف اشرف)

پورے اموال پر زکوٰۃ ادا کی جائے

عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْخَصَاصِيَّةِ قَالَ قُلْنَا اِنَّ اَهْلَ الصَّدَقَةِ يَعْتَدُوْنَ عَلَيْنَا اَفَنَكْتُمُ مِنْ اَمْوَالِنَا بِقَدْرِ مَا يَعْتَدُوْنَ قَالَ لَا۔ (مشکوٰۃ)

یعنی بشیر بن خصاصہ نے بیان کیا۔ کہا۔ ہم نے رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کہا کہ زکوٰۃ لینے والے ہم پہ زیادتی کرتے ہیں۔ تو کیا ہم اپنے مالوں میں سے اُسی قدر چھپا لیا کریں۔ جس قدر کہ زیادتی کرتے ہیں؟ فرمایا ہرگز نہیں۔ (یعنی مال چھپایا نہ کرو)

گویا زکوٰۃ سے بچنے کے لئے اموال کو چھپانا اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے پس جن لوگوں کو اللہ تعالےٰ نے اموال میں کشائش بخشی ہے وہ اپنے اموال کا پورا جائزہ لیکر پوری زکوٰۃ ادا کیا کریں۔ زکوٰۃ باقی اموال کو پاکیزہ کرتی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ۔

یعنی اِن کے اموال میں سے زکوٰۃ لیا کر تاکہ اس کے ذریعہ ان کو پاک کرے۔ اور اُن کی ترقی کے سامان مہیا کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

مبادا پہلے عمل ضائع ہو چکے ہوں!

حضور نے فرمایا

"وہ شخص جو گذشتہ سالوں میں حصہ لیتا رہا۔ اگر اس کو ساتویں سال میں شامل ہونے کی توفیق نہیں ملتی۔ تو اس کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے اس کی پہلی قربانیوں کو قبول نہیں کیا۔ ورنہ اب اس سے سُستی سرزد نہ ہوتی سُستی کے معنی یہ ہیں۔ کہ پہلے عمل ضائع ہو چکے ہیں۔"

سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے اس انتباہ کے بعد کوئی مخلص احمدی جو ابتداء ہی تحریک جدید کی قربانیوں میں حصہ لیتا رہا ہے۔ اب اس عظیم الشان ثواب سے مُنہ نہیں موڑ سکتا۔ یاد رہے کہ تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان حضور ایدہ اللہ نے تقریباً دو ماہ سے فرمایا ہوا ہے۔ اور ہنوز بعض نہایت مخلص دوستوں کے وعدے مرکز میں نہیں پہنچے لہٰذا یہ چند سطور بطور یاددہانی عرض ہیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کیلئے استانیوں کی ضرورت

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے لئے چند اُستانیوں کی ضرورت ہے۔ میٹرک۔ ایف۔ اے بجائے پاس لڑکیاں درخواستیں دے سکتی ہیں۔ لیکن ٹرینڈ۔ پڑھانے کا تجربہ رکھنے والیوں اور اچھی انگریزی جاننے والیوں کو ترجیح دی جائیگی۔ پہلا انٹرویو ۲۸ دسمبر صبح دس بجے سکول کے دفتر میں لیا جائیگا۔

(ہیڈ مسٹریس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ میں داخلہ

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی نرسری اور پہلی جماعت میں داخلہ ۲۶ دسمبر سے شروع ہے اور پندرہ جنوری تک جاری رہے گا۔ جملہ کوائف سکول کے دفتر سے معلوم کئے جا سکتے ہیں۔

(ہیڈ مسٹریس فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ)

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول ربوہ کی عمارت کیلئے چندہ

سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بیس ہزار کی رقم سکول کی عمارت کے لئے چندہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جس کی اجازت ناظر صاحب بیت المال سے لے لی گئی تھی۔ ابھی تک لجنات کی طرف سے اس مد میں کوئی رقم نہیں آنی شروع ہوئی۔ اجتماع پر دو ماہ گذر چکے ہیں۔ تمام لجنات سکول کیلئے جلد سے جلد چندہ جمع کر کے بھجوائیں تاکہ سکول کی عمارت شروع کی جا سکے۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

برائے توجہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ و قائدین خدام الاحمدیہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے مغربی پاکستان میں جماعت ہائے احمدیہ کی تعداد ۷۷۴ ہے۔ لیکن مجالس کی تعداد ۵۰۹ ہے۔ گویا ۲۶۵ مقامات میں مجالس قائم نہیں ہیں۔ حالانکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق ہر جماعت میں جہاں پندرہ سے چالیس سال تک کے افراد موجود ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام ہونا ضروری ہے۔

تمام امراء و صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین علاقائی و اضلاع سے گذارش ہے کہ اپنے اپنے علاقہ، ضلع اور جماعتوں میں اس امر کا جائزہ لیں۔ اور جہاں جہاں مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں۔ وہاں مجالس کا قیام فرمائیں۔ اور ان کا مرکز سے الحاق کرائیں۔

قائدین علاقائی و اضلاع مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ اپنی رپورٹوں میں اس سلسلہ میں اپنی مساعی کا اندراج بھی کیا کریں۔ کہ ان کے علاقہ یا ضلع میں کتنے مقامات پر مجلس کا قیام نہیں ہوا۔ اور کیوں نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور اپنے اپنے مفوضہ فرائض کما حقہٗ سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(مہتمم تجنید مجالس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ریویو آف ریلیجنز (انگریزی)

الفضل کے کسی گذشتہ پرچے میں احباب کرام کی خدمت میں ایک درد مندانہ اپیل کی گئی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک خواہش کہ ریویو کے کم از کم دس ہزار خریدار ہونے چاہئیں۔ اس کو پورے کرنے کے لئے احباب کرام ریویو آف ریلیجنز کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور ریویو کی قلمے درمے ہر طرح امداد فرمائیں سو خوشی کا مقام ہے۔ کہ احباب نے اس طرف توجہ کرنا ضروری سمجھا ہے۔ چنانچہ مکرم محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ نے -/۴۰۰ روپے کا گرانقدر عطیہ ارسال فرمایا ہے۔ اور مکرم محترم چوہدری شاہ نواز صاحب لمیٹڈ نے -/-/۱۰۰ روپیہ ارسال فرمایا ہے۔ ہر دو صاحبان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اُمید ہے۔ کہ دیگر احباب بھی جلد توجہ فرمائیں گے۔ اور جن احباب کے نام ریویو کا بقایا ہے۔ وہ اپنا بقایا ادا کر کے ریویو کی امداد فرمائیں گے۔

نیز اہل قلم حضرات سے استدعا ہے۔ کہ ریویو کے لئے موجودہ وقت کے تقاضے کے مطابق مضامین لکھ کر ارسال فرمائیں۔ ہماری جماعت کے اہل علم حضرات کو قلمی امداد کر کے بھی توسیع اشاعت کی سکیم میں شامل ہو جانا چاہیئے۔

نوٹ:۔ اعانت کی رقوم سے غیر مسلم اور غیر احمدی احباب اور لائبریریوں کے نام رسالہ ریویو جاری کیا جاتا ہے۔

(مینجر ریویو آف ریلیجنز۔ ربوہ)

مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کے لئے

خدام جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اپنے نام پیش کریں

الفضل کے ذریعہ جملہ مجالس ہائے خدام الاحمدیہ سے اپیل کی گئی ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد خطبہ جمعہ مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۵۸ء کے پیش نظر ہر جماعت کو ۲۵ فیصدی خدام مہیا کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ اس ضمن میں متعدد مجالس کی طرف سے ایسے خدام کی فہرستیں موصول ہو چکی ہیں۔ جو جلسہ سالانہ کے ایام میں رضا کارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اب جلسہ سالانہ کی تاریخوں کی تبدیلی کی وجہ سے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے خدام بجائے ۲۳ دسمبر کے ۲۰ جنوری تک ربوہ پہنچ کر دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اپنے آنے کی اطلاع کریں۔

(مہتمم عمومی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری خوشدامن صاحبہ والدہ مستری محمد عبد اللہ صاحب آئرن سٹور ربوہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔

(مستری غلام محمد ایم۔ ای۔ ایس۔ جی ای آفس درہیم روڈ کوئٹہ چھاؤنی)

۲۔ میری اہلیہ پچھلے تین روز سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما دے۔ آمین (جمعدار عبد القادر کومیلا چھاؤنی مشرقی پاکستان)

۳۔ میری والدہ صاحبہ تقریباً پانچ روز سے بیمار ہیں۔ پہلے پیچش کی شکایت رہی اور اب پیٹ درد کی تکلیف میں مبتلاء ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے درخواست دُعا ہے۔

(محمد ہادی مونس ربوہ)

۴۔ میری والدہ صاحبہ بوجہ کھانسی بخار و آنکھوں کی درد بیمار ہیں۔ تمام بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مقبول احمد ملک محکمہ نہر جہلم)

اپنا فرض جرأت دیانت اور خلوص سے ادا کریں

قائداعظم کے یوم ولادت پر قوم کے نام محترمہ فاطمہ جناح کا پیغام

کراچی ۲۵ دسمبر: محترمہ فاطمہ جناح نے قائداعظم کے یوم ولادت پر قوم کو یاد دلایا ہے۔ کہ تاریخ میں تمام بڑے مقاصد اخلاقی اقدار پر عمل پیرا ہونے اور اخلاقی قوت کے بل پر حاصل ہوئے ہیں۔ جونہی کسی قوم نے اخلاقی اقدار کو نظر انداز کر دیا وہ انحطاط کا شکار ہو گئی ——

آپ نے ہر پاکستانی کو تلقین کی ہے۔ کہ وہ اپنا فرض جرأت۔ دیانت اور اخلاص سے ادا کرے۔ آپ نے کہا ہے۔ کہ اس طرح کام کرنے سے ہم وہ عظیم مقاصد جلد حاصل کر لیں گے۔ جو حسب سابق اب بھی ہمیں آگے بڑھنے کی دعوت دے رہے ہیں۔

آپ نے پیغام میں کہا ہے "قائداعظم کے یوم ولادت کی اس تقریب سعید پر ہمارے ذہنوں کا بابائے قوم کی طرف منتقل ہونا ایک قدرتی امر ہے۔ جنہوں نے اپنی عمر بھر کی دلیرانہ جدوجہد سے ہمیں قومی آزادی دلائی جس سے بڑی نعمت اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالیٰ نے انہیں اس مشن کی تکمیل کے لئے منتخب فرمایا تھا۔ کہ وہ اس برصغیر میں اسلام کی شمع کو بجھنے نہ دیں اور مسلمانوں کو ایک ایسا وطن مہیا کرنے کا ذریعہ بنیں جہاں وہ ایک آزاد و خود مختار قوم کی حیثیت سے اپنے نظریات کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

"خوش قسمتی سے ہم ایسے دور میں زندگی بسر کر رہے ہیں جب ایک شاندار تاریخ معرض وجود میں آ رہی ہے۔ ان واقعات سے قرب کے باعث ممکن ہے۔ ہم ان واقعات کی اہمیت کا اندازہ نہ لگا سکیں۔ لیکن ہماری آنے والی نسلیں ان ناقابل فراموش واقعات کی صحیح اہمیت ضرور محسوس کریں گی۔ جن کے باعث نہ صرف برصغیر کی تاریخ میں زبردست انقلاب آیا بلکہ ایک بہت بڑے اسلامی نشاۃ ثانیہ کی بنیادیں استوار ہوئیں اس نئے انقلاب کے بانی اور معمار قائداعظم تھے۔

جب اس برصغیر کے مسلمان قائداعظم کی رہنمائی میں اپنے حق آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے تو وہ اس جدوجہد یا سیاسی جنگ کے ساز و سامان سے تہی دست تھے۔ ان کے پاس صرف ایک چیز تھی۔ اور وہ ایک خاص نظریہ پر یقین راسخ اور اس نظریہ کے لئے قربانی پیش کرنے پر آمادگی تھی۔ اس سے ایک ایسی اخلاقی قوت نے جنم لیا۔ جسے بڑی سے بڑی طاقتیں بھی کچلنے پر قادر نہیں ہو سکتیں۔ یقین کیجئے کہ تاریخ عالم میں تمام بڑے مقاصد اخلاقی اقدار اپنا نے سے حاصل ہوئے ہیں۔ اور اخلاقی اقدار کو نظر انداز کر کے قومیں انحطاط و تنزل کے گڑھے میں گرتی آئی ہیں

آج دنیا مختلف آویزشوں میں مبتلا ہے انسان عناصر فطرت۔ رفتار اور ٹیکنالوجی کی تسخیر تو کرتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن وہ جسم اور روح کی آویزش پر حاوی نہیں ہو سکا خود اپنے ملک میں آپ قدم بہ قدم — اپنے گھروں۔ ہمسایہ، عوام کے مختلف طبقوں کے درمیان، اقتصادی اور دوسرے شعبوں میں — آویزشوں سے ہمکنار ہیں۔ اگر آپ قائداعظم کی زندگی اور تعلیمات سے سبق لیں۔ تو آپ اپنی قومی زندگی میں آویزشیں ختم کرنے میں نمایاں حصہ لے سکیں گے۔

"میں آخر میں آپ سے درخواست کرتی ہوں۔ کہ قائداعظم نے جس منزل اپنا کام چھوڑا وہاں سے آپ کام پھر شروع کریں۔ اور پاکستان کی تعمیر کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ آپ کا یہ پختہ عقیدہ ہونا چاہیئے۔ کہ پاکستان کا مستقبل شاندار ہے۔ لہٰذا ہم میں سے ہر شخص فوجی اور غیر فوجی، مزدور اور کسان طالب علم اور اُستاد، تاجر، ڈاکٹر اور جج — کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیئے۔ آپ میں سے ہر ایک کو اپنا کام جرأت دیانت اور خلوص سے انجام دینا چاہیئے۔ اسی طرح ہم وہ عظیم مقاصد حاصل کر لیں گے جو ہماری زندگی میں نئی روح پھونکنے کا موجب بنے تھے۔ اور اب بھی ہمیں آگے بڑھنے کی دعوت دے رہے ہیں۔

کراچی میں ریاضی کا تحقیقاتی ادارہ

کراچی ۲۵ دسمبر: سر ضیاء الدین احمد سوسائٹی نے کراچی میں ریاضی کا تحقیقاتی ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ سوسائٹی کے سیکرٹری ڈاکٹر محمد لیئق زبیری نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ یہ ادارہ نوعیت کے لحاظ سے ایشیاء میں اپنی مثال آپ ہوگا۔ ادارہ کی تشکیل کے لئے پانچ افراد پر مشتمل ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ اس تقریب میں سر ضیاء الدین کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

پاکستان میں جاری ہونیوالے نئے ٹکٹ

کراچی ۲۵ دسمبر: حکومت اگلے سال ڈاک کے کئی نئے ٹکٹ جاری کرنے والی ہے۔ ایک ٹکٹ دس جنوری کو مسلح افواج کے دن کے موقع پر چھاپا جائیگا۔ اس کے بعد مارچ میں جموں و کشمیر، جو ناگڑھ اور مناودر کی صورت حال بتانے کی غرض سے مختلف قیمتوں کے چار ٹکٹ چھاپے جائیں گے۔ ڈاک اور تار کا محکمہ ۱۹۶۰ء کی دوسری ششماہی میں چار اور ٹکٹ بھی جاری کریگا۔ یوم مسلح افواج کے موقع پر جو ٹکٹ چھپنے والے ہیں وہ دو آنے اور چودہ آنے کے ہوں گے۔ جموں و کشمیر کے متعلق جو ٹکٹ جاری ہونگے وہ چھ پائی دو آنے، آٹھ آنے ایک روپیہ کے ہوں گے اپریل میں عالمی پناہ گزینوں کے دن پر جو ٹکٹ جاری کئے جائیں گے وہ دو آنے اور دس آنے کے ہوں گے۔

مسلمان
کس عظیم الشان کام کیلئے
پیدا کئے گئے ہیں؟
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

چیچک کی وبا پر قابو پانے کیلئے محکمہ صحت کی احتیاطی تدابیر

لاہور ۲۵ دسمبر۔ گزشتہ ہفتے مغربی پاکستان میں چیچک کا کوئی کیس نہیں ہوا تاہم وسیع پیمانہ پر ٹیکے لگانے کی مہم جاری ہے۔ محکمہ صحت کی طرف سے بعض تدابیر احتیاطاً عمل میں لائی جاری ہیں۔

ایک اطلاع کے مطابق پشاور میونسپلٹی کی حدود میں تقریباً ڈیڑھ ہزار اشخاص کو ٹیکے لگائے گئے۔ میونسپلٹی نے خلاف ۸۵ اشخاص کا چالان خوراک میں ملاوٹ کرنے کے الزام میں کیا۔ محکمہ صحت نے بعض ایسی دوکانوں کا بھی معائنہ کیا۔ جہاں حفظان صحت کے اصولوں کا قطعاً کوئی خیال نہیں رکھا جاتا۔ جن اشخاص کا چالان کیا گیا ہے ان میں سبزی فروش اور دودھ والے بھی شامل ہیں۔ ماہ رواں میں ملاوٹ کرنے والوں سے آٹھ ہزار چار سو اسی روپے کی رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی۔ دودھ فروشوں کو پندرہ دن اور آٹھ دن کی سزائے قید دی گئی اور ملاوٹ شدہ دودھ ضائع کر دیا گیا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے۔ لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

۷ جنوری ۱۹۶۰ء زیر دستخطی کو نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ پر مبنی شرح فیصد نرخ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر دن کے ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر تک مطلوب ہیں فارم دن کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے اس دفتر سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر سب کے سامنے کھولے جائیں گے۔

	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت بشمول شرح ٹنڈر	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	مدت تکمیل
I	لاہور اور لاہور چھاؤنی کے موجودہ پلیٹ فارموں میں اضافہ جو میل اور ایکسپریس گاڑیوں پر سامان لادنے کے لئے کافی ہو جو بلیو P-127-L-H 12 ۱۹۵۹ء و P-23-L RC ۱۹۵۹ء کے مطابق	۳،۰۰،۰۰۰/- روپے	۹۰۰/- روپے	۶ ماہ
II	راولپنڈی کوٹ رادھاکشن۔ پتوکی۔ اوکاڑہ سٹیشنوں کے پلیٹ فارموں میں اضافہ جو میل اور ایکسپریس گاڑیوں پر سامان لادنے کے لئے کافی ہو جو بلیو P-37-RN ۱۹۵۹ء P-11-KR-K ۱۹۵۹ء P-31-P35 ۱۹۵۹ء اور P-260 KR کے مطابق ہو	۵۵،۰۰۰/- روپے	۱۱۰۰/- روپے	۶ ماہ

III صرف وہی ٹھیکیدار ٹنڈر داخل کریں جن کے نام منظور شدہ فہرست میں درج ہوں۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ۷ جنوری ۱۹۶۰ء سے قبل لازمی طور پر اپنے نام درج کرائیں۔

IV تفصیلی شرائط دیگر کوائف اور نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول زیر دستخطی کے دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آ کر دیکھا جا سکتا ہے۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ ٹھیکیداروں کا اپنا مفاد اسی میں ہے کہ وہ زر ضمانت ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس ۷ جنوری ۱۹۶۰ء سے قبل جمع کرا دیں۔

V ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ شرح فیصد نرخ مکمل اعداد میں درج کریں۔ یکسو ریٹ پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

VI ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ٹنڈر ریٹ کے ہمراہ اس سٹیشن کی بھی وضاحت کریں جہاں سے وہ اینٹیں سپلائی کرنا چاہتے ہیں۔ سپلائی انجینئرنگ سب ڈیپوٹ کے گودام میں یا سٹیشن آف سپلائی کے لوڈنگ پلیٹ فارم پر کی جائے گی۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور

جواہر مہرہ عنبری — مقوی دل و دماغ و روح باصرہ و تریاق سموم۔ دافع خفقان، حزن، بواسیر و جنون اور مقوی اعصاب ہے۔ قیمت ۱۰۰ گولی چالیس روپے — دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ

"انتخابات ختم ہوتے ہی نامزدگیوں کا اعلان کر دیا جائیگا"

صوبائی الیکشن اتھارٹی کے چیئرمین مسٹر عباسی کا بیان

ملتان ۲۸ دسمبر:- بورڈ آف ریونیو کے رکن اور صوبائی الیکشن اتھارٹی کے چیئرمین مسٹر ایم ڈبلیو عباسی نے بتایا کہ بنیادی جمہوریتوں کے انتخابات ختم ہوتے ہی نامزدگیوں کا اعلان کر دیا جائیگا آپ نے کہا کہ یہ نامزدگیاں بنیادی جمہوریتوں کی ہیئت ترکیبی کو متوازن بنا دیں گی

مسٹر عباسی نے کہا کہ فنی ماہرین۔ تعلیم یافتہ افراد، خواتین اور قومی خدمت اور دیانتداری کیلئے مقتدر حیثیت رکھنے والے افراد کو نامزد کیا جائیگا

مسٹر عباسی نے بتایا کہ ملتان اور مظفرگڑھ کے اضلاع میں ستر سے اسی فیصد تک ووٹر انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں۔ اب تک دنیا کے کسی حصہ میں ووٹروں نے اتنی بڑی تعداد میں ووٹ نہیں ڈالے تھے۔

مسٹر عباسی نے ضلع ملتان کے دیہی اور شہری علاقے میں کئی پولنگ سٹیشنوں کا معائنہ کرنے کے بعد الیکشن کے انتظامات کو انتہائی اطمینان بخش بتایا۔ آپ نے کہا کہ انتخابات کے سلسلہ میں لوگ بڑے جوش و خروش کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ مظفرگڑھ جیسے علاقہ میں اکہتر فیصد عورتوں نے ووٹ ڈالے۔ مخدوم رشید میں اناسی فیصد مردوں اور اڑسٹھ فیصد عورتوں نے ووٹ ڈالے اسی طرح مسعود پور ٹبہ کے علاقے میں ستر فیصد مردوں اور ساٹھ فیصد عورتوں نے ووٹ کا حق استعمال کیا۔

مسٹر عباسی نے کہا کہ نشستوں کے مقابلے میں امیدواروں کی تعداد خاصی زیادہ ہے۔ بیشتر صورتوں میں پڑھے لکھے امیدوار انتخاب لڑ رہے ہیں۔ البتہ بعض علاقوں میں ناخواندہ امیدوار بھی انتخاب میں حصہ لے رہے ہیں

مسٹر عباسی نے کہا "اس ملک کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ کہ انتخابات بالکل آزادانہ اور غیر جانبدارانہ طریقے سے ہو رہے ہیں۔ مجھے کسی جگہ سے بھی انتخابات میں سرکاری مداخلت کی شکائت موصول نہیں ہوئی۔ بعض مقامات پر چند لوگوں نے جعلی ووٹ بھگتائے لیکن مجموعی طور پر یہ انتخابات بدعنوانیوں اور بے قاعدگیوں سے محفوظ رہے ہیں

شیخ صادق حسن وفات پاگئے

لاہور ۲۸ دسمبر:- شیخ صادق حسن کل رات نو بجے حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ ان کی عمر بہتر ۷۲ سال تھی۔

شیخ صادق حسن بحیثیت جنگ آزادی میں پیش پیش رہے۔ وہ بے باک مسلم لیگی تھے۔ قیام پاکستان کے بعد انہوں نے مغویہ مسلم عورتوں کی بازیابی کے لئے اپنی ساری کوششیں وقف کر دیں۔ انہوں نے اپنی مسلسل کوششوں کی بدولت ہزاروں عورتیں بھارت کے مختلف حصوں سے برآمد کیں۔ اور انہیں پاکستان پہنچایا۔ شیخ صادق حسن آزادی سے پیشتر اور اس کے بعد صوبائی اسمبلی کے رکن تھے۔ جب صوبائی اسمبلی توڑ دی گئی تھی۔ تو شیخ صادق حسن حکومت پنجاب کے مشیر مقرر ہو گئے تھے۔

جنوبی افریقہ میں ایک سو سات ۱۰۷ ہلاک

جوہنس برگ ۲۸ دسمبر:- پولیس کی اطلاع کے مطابق اس وقت تک کرسمس کے حادثے اور ایک دوسرے کے خلاف عوام کا تشدد ایک سو سات اشخاص کی ہلاکت اور دو ہزار سات سو اشخاص کو مجروح کرنے کا موجب بن چکے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں کی بڑی تعداد گرفتار کی جا چکی ہے۔ پولیس نے واضح کر دیا ہے۔ کہ لوگوں نے شراب کے نشہ میں چور ہو کر جو فسادات برپا کئے ہیں۔ زیادہ تر افراد انہی کی وجہ سے ہلاک و مجروح ہوئے ہیں۔ موٹروں کے حادثوں میں صرف سولہ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں۔

گڑھتی

پیدائش کے بعد بچے کو دینے کی دواء ایک روپیہ ۱/-

بچوں کی چونڈی

دستوں کو روکنے کی دواء بارہ آنے ۱۲/-

حب اٹھراء (رجسٹرڈ)

اٹھراء کی مشہور دواء پونے چودہ روپے ۱۳/۱۲/-

نرینہ اولاد گولیاں

سو فیصدی مجرب دواء۔ نو روپے ۹/-

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اعلان ولادت

میرے بڑے بھائی چوہدری محمد صدیق ولد چوہدری بوٹے خان کاٹھ گڑھی مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے آخری عمر میں عرصہ ۶ سال کے بعد پہلا لڑکا عطاء فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے۔ کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے۔

(عبد الحکیم ناصر ریڈر بعدالت ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سرگودھا)

"تاریخ احمدیت"

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ العالی کی نظر میں "جلسہ سالانہ ۵۹ء کے موقعہ پر ادارۃ المصنفین نے تاریخ احمدیت جلد اول جیسی قیمتی کتاب شائع کر کے ایک اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ جماعت کی تاریخ سے واقفیت حاصل کرنا ہم میں سے ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ بالخصوص نوجوان طبقہ کے لئے تو یہ بات اور بھی اہم ہے۔ تا ان کو معلوم ہو کہ کیسے حالات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرما کر اسلام کی زندگی کے سامان پیدا کئے۔

پس یہ کتاب ایسی ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو اس کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیئے۔ بلکہ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں اس کو درسی کتاب کے طور پر شامل نصاب کرنا چاہیئے۔ تاکہ ہماری آئندہ نسلیں اپنی تاریخ سے واقف ہوں۔ پس میں جماعت کے امراء اور مخیر احباب سے پرجوش اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس کتاب کی خریداری کی طرف توجہ کریں۔ اور کوئی فرد ان کے حلقہ میں ایسا نہ رہے۔ جس نے اس کتاب کا مطالعہ نہ کیا ہو۔"

نوٹ:- جلد اوّل کا ہدیہ صرف ۸/- روپے ہے۔ جلد دوم جلسہ سالانہ پر شائع ہو رہی ہے اور تیسرا حصہ زیر ترتیب ہے۔ جو جلد منظر عام پر آجائے گا۔

(ڈائریکٹر ادارۃ المصنفین ربوہ)

خریداران "الفضل" کیلئے ضروری اطلاع

اخبار الفضل کے روزانہ خریداران کی چٹیں نئے سرے سے چھپ رہی ہیں۔ اگر کسی دوست نے اپنے پتے میں کوئی درستی یا تبدیلی کروانی ہو تو وہ جلد سے جلد دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں!

(مینجر الفضل)

ضرورت ملازمت — ایک کوالیفائیڈ ڈسپنسر کو لاہور میں پارٹ ٹائم ملازمت کی ضرورت ہے۔ محسن حضرات حوصلہ افزائی فرمادیں۔

ک م معرفت سید محمد رضا صاحب حویلی میاں خاں مکان نمبر ۶۹۳-آئی لاہور

درخواست دعا

میری اہلیہ کافی عرصہ سے شدید بیمار ہیں آج کل حالت بہت زیادہ خراب ہے احباب جماعت کی خدمت میں ان کی شفایابی کیلئے دعا کا خواستگار ہوں۔

(خاکسار مصباح الدین چنیوٹ)

ھوالشافی

شمس ٹانک:- مردانہ امراض کے لئے نادر و نایاب نسخہ۔ مکمل کورس ۱۰/-/- روپے

شمس لیکوٹون:- زنانہ امراض کا بے مثال اور واحد علاج مکمل کورس ۱۰/-/- روپے

شمس پائلز پاوڈر:- بواسیر خونی ہو یا بادی شرطیہ علاج مکمل کورس ۱۵/- روپے

شمس البصر:- اس کے باقاعدہ استعمال سے تاحیات موتیابند نہیں ہوتا۔ آنکھ کی ہر مرض کا واحد علاج۔ بچے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ نادر و مجرب سرمہ فی تولہ ۶/-/- روپے

طلباء و پیشگی رقم بھیجنے والوں سے محصولڈاک و خرچ پیکنگ نہیں لیا جاتا۔ فائدہ نہ ہونے کی صورت میں نصف قیمت واپس جواب طلب امور کیلئے لفافہ بھیجئے۔

شمس میڈیکل ہال ۱۷-ای پیپلز کالونی۔ لائل پور

البرٹن فیومری کمپنی ربوہ (رجسٹرڈ) کے عطریات: سہاگ، حنا، گلاب، چنبیلی، شام شیراز، گل شبو، رخسین ہیر آئل ہر جنرل مرچنٹ سے طلب کریں